# آخری سفر کی تیاری

eBook

# آخری سفر کی تیاری

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ----------- | آخری سفر کی تیاری |
| تالیف | ----------- | اُمِّ عثمان |
| ناشر | ----------- | الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد |
| ایڈیشن | ----------- | سوم (نظر ثانی شدہ) |
| تعداد | ----------- | 3000 |
| ISBN | ----------- | 978-969-8665-84-5 |
| قیمت | ----------- | |
| تاریخ اشاعت | ----------- | مئی 2016ء |

## ملنے کے پتے

**پاکستان**
7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan
فون: +92-51-4866130-1, +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9
**salesoffice.isb@alhudapk.com**
**alhudapublications.org@gmail.com**
**www.alhudapk.com www.farhathashmi.com**

**امریکہ**
PO Box 2256 Keller TX 76244
فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918
**www.alhudaonlinebooks.com**

**کینیڈا**
5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada
فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679
**www.alhudainstitute.ca**

**برطانیہ**
14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.
فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096
**alhuduk.info@gmail.com**
**alhudaproducts.uk@gmail.com**


كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (الانبیآء:35)

ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# ابتدائیہ

پیدائش اس دنیا میں آنے اور موت اس دنیا سے چلے جانے کا نام ہے۔ہم سب اکثر اس آنے اور جانے کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔یہ زندگی اور موت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔البتہ انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ دنیا میں آنے والے کے لیے خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اچھی زندگی کی تمنائیں اور دعائیں دیتا ہے۔مرنے والے کو بھی اگلی نئی زندگی کے لیے دعائیں دیتا ہے مگر اس کی جدائی کے غم میں دکھ کا اظہار کرتا ہے جو ایک فطری چیز ہے۔لیکن موت پر ہائے وائے کرنا یا نامناسب الفاظ استعمال کرنا بے احتیاطی اور رضائے الٰہی کے خلاف ہے۔

موت اللہ رب العزت کی طرف سے مقدر کی گئی وہ حقیقت ہے جس کا انبیاء سمیت ہر ایک کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔اللہ کے رسول ﷺ کو بھی اس کی یاددہانی کرائی گئی تھی:

﴿فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ کُنۡ مِّنَ السّٰجِدِیۡنَ o وَاعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ o﴾ (الحجر:99-98) ”تو آپ اپنے رب کی تسبیح اس کی خوبیوں کے ساتھ بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں ہو جائیں اور اپنے رب کی عبادت کریں یہاں تک کہ آپ کے پاس یقین (یعنی موت) آ جائے“۔

موت انسان کے اصل گھر کی طرف روانگی کی پہلی منزل ہے۔دنیا میں رہتے



ہوئے ایک اچھا مسلمان چاہتا ہے کہ اس کا ہر قول،عمل اور طرزِ زندگی اللہ کے حکم کے مطابق اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق ہو۔اس کے چلے جانے کے بعد اس کے لواحقین کی یہ ذمہ داری ہونی چاہیے کہ اس کی آخری رسومات بھی اسی طرح شرعی طریقے سے پوری کرنے کا حق ادا کریں۔

لہٰذا میت کے لواحقین کی آسانی کے لیے وفات کے بعد کرنے کے کاموں کو مختصراً اس کتابچہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔تاکہ وہ تمام امور سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ادا کر سکیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# وفات کے فوراً بعد لواحقین کی ذمہ داریاں

- موت کی اطلاع ملنے پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ" کہیں
- مرنے والے کی آنکھیں فوراً بند کر دیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں۔
- ایک چوڑی سی پٹی میت کی ٹھوڑی کے نیچے سے گزارتے ہوئے سر کے اوپر باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے۔دونوں پاؤں قریب کر کے ایک اور پٹی کی مدد سے باندھ دیں۔بعد میں غسل کے وقت یہ پٹیاں کھول دی جائیں۔
- میّت کو چادر سے ڈھانپ دیں حادثہ کے اثرات یا موت کی سختی کی وجہ سے میت میں اگر کوئی تغیر وتبدل نمودار ہو گیا ہو۔تو میّت کے چہرے کو ڈھانپ دیں اور اگر لوگ بار بار دیکھنا چاہیں تو انہیں ایسا نہ کرنے دیں۔
- قریبی پڑوسیوں کو فوراً اطلاع دیں۔ممکن ہے کہ وہ تجہیز وتکفین میں اور میت کے قریبی رشتہ داروں کو اطلاع کرنے میں آپ کی مدد کر سکیں۔
- جتنی استطاعت وہمت ہو اتنی نفل نماز (کم از کم دو رکعت) پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے اپنے لیے مدد مانگیں کہ وہ اس صدمہ کو برداشت کرنے کے لیے آپ کو صبر وہمت کی توفیق دے۔
- کفن دفن کے اخراجات میت کے چھوڑے ہوئے مال میں سے ادا کریں۔
- میت کے ذمہ کوئی قرض، ادھار یا کسی قسم کے واجبات ہوں (جن کا آپ کو علم ہو)



تو ان کی ادائیگی اس کے بقایا مال میں سے کر دیں۔

- بالفرض میت نے اتنا مال نہیں چھوڑا کہ یہ تمام اخراجات پورے ہو سکیں تو رشتہ دار اور دوسرے مسلمان اس کی طرف سے یہ ادائیگی کریں۔
- میت نے اگر وصیت لکھ رکھی تھی تو جلد از جلد پڑھ لی جائے ہو سکتا ہے کوئی بروقت کرنے والا کام ایسا ہو جو اس کی خواہش کے مطابق ہو جائے مثلاً اسے بچوں میں سے کسی خاص بچے سے غسل کرانے کی تمنا ہو یا نماز جنازہ کی امامت کے لیے اس نے دین دار بھائی یا دوست سے درخواست کی ہو یا اس نے خاندان والوں کو اس موقع پر غیر شرعی رسموں سے منع کیا ہو وغیرہ۔
- وصیت میں اگر کسی ایسی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے جو شریعت سے ٹکراتی ہے تو اس پر عمل نہ کریں۔
- عزیزوں کے بروقت پہنچ جانے پر دفنانے کی جگہ اور نماز جنازہ کا وقت باہم مشورے سے متعین کر لیں لیکن دور دراز کے رشتہ داروں کے انتظار میں تاخیر کرنے یا سرد خانے میں ڈلوانے کی بجائے جلد دفنانے کے انتظامات کریں۔کوشش کی جائے کہ جس علاقے میں میت کی وفات ہوئی ہے اسے وہیں دفن کریں۔
- میت کی طرف سے ماضی میں اگر کسی کی حق تلفی ہوگئی ہو تو جنازے کے شرکاء سے درخواست کریں کہ کھلے دل سے میت کو معاف کر دیں۔شرکاء کی آمد ورفت کے پیشِ نظر اس درخواست کو دہراتے رہیں نیز اس کی مغفرت کے لیے خود دعا کرنے کے علاوہ

تعزیت کرنے والوں سے بھی دعا کی درخواست کریں۔

- سہولت کے لیے مسنون دعا کی کاپیاں چھپوا کر آنے والوں کو پڑھنے کے لیے دی جاسکتی ہیں۔

## تعزیت وتسلی

- فوت ہونے والے کے قریبی رشتہ دار ایک دوسرے کو تسلی دیں کہ موت کا وقت مقرر ہے اور ہر شخص کو موت آنی ہے، اللہ تعالیٰ نے فوت ہونے والے کو دنیا کے فتنوں سے بچا لیا ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول کرے اور اس کے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ اسی کو تعزیت کہتے ہیں۔ تعزیت کرنا مسنون اور اجر وثواب کا باعث ہے۔

- نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مومن بھائی کی مصیبت پر اس کی تعزیت کرتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت وکرامت کا لباس پہنائیں گے“

(سنن ابن ماجہ :1601)

ایسے موقع پر میت کی بیماری یا اس کی موت کے جو بھی اسباب ہوئے، انہیں بار بار نہ دہرائیں، اس سے افسردگی میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ تعزیت کے لیے آنے والوں کا ہاتھ اٹھا کر میت کے لیے فاتحہ پڑھنے کا طریقہ (جس میں سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھ کر میت کو اس کا ثواب پہنچایا جاتا ہے) قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

## تعزیت کے لیے بیٹھے رہنا

- قریبی عزیز کی موت پر غم زدہ ہونا یقیناً فطری عمل ہے، البتہ اسلام غم یا سوگ منانے



کی اجازت نہیں دیتا۔ وفات پانے والے کے قریبی رشتہ داروں کو غم کی شدت سے نکلنے کے لیے تین دن کافی سمجھے گئے ہیں۔ غم سے نکالنے کے لیے ہی تو مسلمان بہن بھائیوں پر فرض کیا گیا ہے کہ وہ غم زدہ کی تعزیت کریں اور اسے معمول کی حالت کے مطابق لانے کی کوشش کریں۔ متعلقین کو جتنی جلدی ممکن ہو اپنے کسب ومعاش میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ جو بھی تعزیت کرنا چاہتا ہو وہ وہیں ان سے مل سکتا ہے۔

غم میں مبتلا ہونے اور سوگ کی کیفیت طاری کرنے میں بہت فرق ہے۔ کام کاج چھوڑ کر بہت دنوں تک کسی مخصوص جگہ جیسے گھر، میدان یا قبرستان میں شامیانے ڈلوا کر یا مسجد وغیرہ میں تعزیت کی خاطر جمع ہونا یا وقت، دن، ہفتے، مہینے، مقرر کر کے غم کو تازہ کرنے بیٹھنا اور سوگ کا ماحول بنائے رکھنا غیر اسلامی فعل ہے نیز تعزیت کی خاطر عورتوں اور مردوں کا اجتماع ناپسندیدہ ہے۔

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ میت کے گھر والوں کے پاس اکٹھا ہونا اور اس کے دفن ہونے کے بعد کھانا تیار کرنا نوحہ کا حصہ سمجھتے تھے۔ (مسند احمد، ج:11، 6905)

## خوبیوں کا تذکرہ

- ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خیر و بھلائی ضرور ہوتی ہے۔ مرنے والے کے عزیز واقارب اور پڑوسیوں کو مرنے والے کی خوبیوں اور نیکیوں کا تذکرہ کرنا چاہیے۔

میّت کی برائیوں کو یاد کرنا یا عیب جوئی کرنا منع ہے کیونکہ اس کا معاملہ اب آگے پہنچ چکا لہٰذا بہتر ہے کہ اسے معاف کردیں۔



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# غسلِ میت کا طریقہ

- مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے گی۔
- بیوی خاوند کو اور خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔
- ایسے قریبی رشتے دار غسل دینے کے زیادہ مستحق ہیں جو دین کا علم رکھنے والے ہوں اور آداب غسل سے واقف ہوں۔
- غسل میں مدد کروانے والوں کے سوا کسی دوسرے کی موجودگی ناپسندیدہ ہے۔
- غسل کروانے والا دوران غسل میت میں کوئی عیب یا تغیر دیکھے تو پردہ پوشی کرے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی میّت کو غسل دیا اور اس کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا''۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج:8، 8077)

- غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مسنون ہے۔ بیری کے پتوں کو کوٹ لیا جائے اور اسے غسل کے پانی کی تمام بالٹیوں میں ملا دیا جائے۔
- غسل دینے کی جگہ مناسب ہو جہاں پردے کا انتظام ہو اور پانی کا نکاس بھی آسان ہو۔ جگہ اتنی کشادہ ہو کہ تختے کے علاوہ غسل دینے والوں کے بیٹھنے اور غسل کا سامان وغیرہ رکھنے میں دقت نہ ہو۔
- میت کو نہلانے والا تختہ سر کی جانب سے قدرے اونچا ہو تا کہ استعمال شدہ پانی کے



ساتھ نجاست بھی بہہ جائے اس کے لیے سر کی طرف تختے کے نیچے دو اینٹیں رکھی جا سکتی ہیں۔

- میّت جس بستر پر ہو اسے اسی چادر سے اٹھا کر تختے پر لے آئیں۔ اگر خاتون میّت اٹھانے میں مشکل درپیش ہو تو موٹی چادر سے ڈھانپ کر میّت کے محرم مرد حضرات سے مدد لے کر غسل کے تختے پر لٹایا جا سکتا ہے اور اسی طرح غسل دینے کے بعد اٹھوایا جا سکتا ہے۔
- غسل کی جگہ داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ اور غسل خانہ میں داخل ہونے والی مسنون دعا پڑھ لیں۔
- خاتون میت کے غسل سے پہلے بندھے ہوئے بال کھول دیے جائیں۔ خاتون میّت کی پن، کلپ، چوڑیاں، بندے، ناک کا لونگ اور لباس وغیرہ اس کے جسم سے الگ کر لیں۔
- میت کے کپڑے آسانی سے نہ اتر سکیں تو احتیاط سے قینچی کے ساتھ کاٹ لیے جائیں۔ ایسا کرتے وقت میت پر چادر ہونی چاہیے۔
- میت کو غسل دیتے وقت اس پر رنگ دار پرنٹ والا کپڑا ڈال دیا جائے تا کہ گیلا ہونے پر بھی پردہ رہے۔ میت کو اس کپڑے کے نیچے سے غسل دیا جائے گا۔ میّت کو بغیر دستانوں کے براہ راست نہ چھوئیں اور خاص طور پر ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے۔
- غسل دینے والے سب سے پہلے میت کا سر اٹھا کر آہستگی سے اسے بیٹھا ہونے کے



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قریب کر دیں پھر اس کے پیٹ کو اطراف سے نرمی کے ساتھ دبائیں تا کہ جو نجاست نکلنے کے قریب ہو وہ نکل جائے اس موقع پر برابر پانی بہاتے رہیں تا کہ نجاست بہتی جائے۔

- اب غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑے یا پولیتھین کا لفافہ چڑھا کر میت کی طہارت (استنجا) کروائے اس کے بعد استعمال شدہ کپڑے یا لفافے کو اتار دیا جائے اور دوسرا لفافہ یا دستانہ پہن لیا جائے۔
- غسل کروانے والے غسل کی نیت کر کے بسم اللہ پڑھ لیں۔
- داہنی طرف سے شروع کرواتے ہوئے نماز کی طرح مکمل وضو کروایا جائے۔
- دورانِ وضو ناک اور منہ میں پانی نہ ڈالا جائے بلکہ کپڑا یا روئی تر کر کے اس سے دانتوں اور نتھنوں کو صاف کر دینا کافی ہے۔
- صاف روئی ناک اور کانوں میں لگا دیں تا کہ دورانِ غسل پانی اندر داخل نہ ہو بعد میں اس روئی کو نکال دیا جائے۔
- بیری کے پتوں والے پانی کو استعمال کرتے ہوئے صابن کی جھاگ یا شیمپو سے سر کے بال اور داڑھی کو آہستگی سے انگلیاں پھیر کر دھویا جائے۔
- پہلے میت کے سامنے کے داہنے حصے کو دھویا جائے۔ سامنے کا حصہ گردن کی دائیں طرف سے لے کر دائیں پاؤں تک دھویا جائے اور پھر بائیں پہلو کے بل ہلکی سی کروٹ دے کر دائیں طرف کا پچھلا تمام حصہ دھو لیا جائے یہی عمل بائیں طرف دہرایا جائے۔



- ضرورت کے مطابق طاق عدد (3,5,7 مرتبہ) میں غسل کا پانی میّت پر بہائیں آخری بار پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔ کافور نہ ملے تو کوئی بھی خوشبو پانی میں ملا لی جائے۔
- میّت کو مختلف اوقات میں دو بار غسل دینا درست نہیں، ایک ہی غسل کافی ہے۔
- میّت کو تولیے سے خشک کر کے اوپر خشک چادر ڈال کر گیلی چادر نکال دیں اور میّت کے نیچے بھی ایک خشک چادر بچھا دیں۔
- غسل کے بعد خاتون میّت کے بالوں کی کنگھی کر کے یا ہاتھ سے سیدھے کر کے تین چوٹیاں / لٹیں بنا کر پیچھے ڈال دیں۔
- ہنگامی حالات، بیماری، ایکسیڈنٹ یا جلنے کی وجہ سے میّت کو غسل دینا ممکن نہ ہو تو میّت کو تیمّم کرا کے کفن پہنایا جا سکتا ہے۔
- اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا جائے گا۔



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# کفن دینا

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو کفن دیا، اللہ تعالیٰ اسے سُندس کا لباس پہنائے گا''۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج:8، 8077)

- کفن کے لیے صاف ستھرا اور سفید کپڑا استعمال کرنا افضل ہے۔

- نیا اور سفید کپڑا میسر نہ ہو تو پرانا دھلا ہوا اور رنگ دار یا دھاری دار کفن بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

- نامکمل اور ناکافی کفن (علاوہ مجبوری کے) ناپسندیدہ ہے۔ کفن کے لیے کپڑے کی مقدار یا پیمائش اتنی ضرور ہو کہ میت کا تمام جسم آسانی سے ڈھانپا جا سکے۔

- عورت اور مرد کے کفن کے لیے یکساں پیمائش کی تین موٹی، صاف، سفید چادریں استعمال ہوتی ہیں جن میں سے ایک چادر دھاری دار ہو تو بہتر ہے۔

- کفن باندھنے کے لیے 3 یا 5 عدد پٹیاں درکار ہوتی ہیں۔

- سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کی تین نئی سفید سحولی چادروں میں کفن دیا تھا، جس میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ۔ بس انہی چادروں میں انہیں لپیٹ دیا گیا تھا''۔ (مسند احمد: ج،41، 24869)

**نوٹ:** کفن کے لیے تین چادریں میسر نہ ہوں تو ایک چادر میں بھی کفنایا جا سکتا ہے۔



- شہید کو کفن کی ضرورت نہیں اس کو انہی کپڑوں سمیت ایک چادر میں لپیٹ کر دفنا دیا جائے گا۔

- محرِم دوران حج یا عمرہ وفات پانے والے) کو غسل کرانے کے بعد کفن کی بجائے احرام ہی میں بغیر خوشبو لگائے اور بغیر سر ڈھانپے دفن کیا جائے گا۔

- کسی بھی ہنگامی حالت یا سفر کے دوران میتیں زیادہ اور کفن کم ہوں تو ایک ہی کپڑے میں ایک سے زیادہ میتوں کو کفن دیا جا سکتا ہے۔

## کفن لپیٹنے کا طریقہ کار

- چارپائی کے درمیان ایک بڑی پٹی اور سر اور پاؤں کی طرف چھوٹی پٹیاں بچھا دیں۔ کفن کو مضبوطی سے باندھنے کے لیے پانچ پٹیاں بھی باندھی جا سکتی ہیں۔

- اب چارپائی پر پٹیوں کے اوپر تینوں چادریں بچھا دیں۔ چادر کی لمبائی میّت کے قد کی لمبائی سے کم از کم ایک فٹ بڑی ہوتا کہ سر اور پاؤں کی جانب سے باندھی جا سکے۔

- تختہ غسل سے میّت کو اُٹھانے کے لیے دو افراد نیچے والی چادر کو سر اور پاؤں کی طرف سے پکڑیں، مزید دو افراد چادر کے نیچے سے کمر کی جگہ تولیہ یا مضبوط کپڑا ڈال کر میّت کو اُٹھا کر اسی چارپائی پر رکھ دیں جس پر کفن پہلے سے بچھا ہوا ہے۔

- کروٹ دلا کر نیچے کی چادر نکال لیں۔ اوپر کی چادر ابھی نہ ہٹائیں کیونکہ اس کے اندر سے ہی کفن لپیٹا جائے گا اور پہلی چادر لپیٹتے وقت احتیاط سے اسے اس طرح نکال



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لیا جائے گا کہ میت کا ستر نہ کھلے۔

- سب سے پہلے اوپر والی چادر سے خاتون میت کے چہرے اور سر کے علاوہ سارا جسم اچھی طرح لپیٹ دیں اور چادر کے اوپر والے حصے سے سر اور بالوں کو اسکارف کی طرح لپیٹ دیں اس کے بعد دوسری چادر کو سر سے پاؤں تک لپیٹ دیں۔
- آخری چادر لپیٹنے کے بعد سر، پاؤں اور کمر کی پٹیوں کو باندھ کر اس طرح گرہ لگائیں کہ قبر میں لٹانے کے بعد یہ گرہیں آسانی سے کھولی جاسکیں۔
- میّت کو کفن میں لپیٹنے کے بعد تین بار خوشبو کی دھونی دیں۔ یہ ممکن نہ ہو تو عطر وغیرہ لگایا جاسکتا ہے۔
- میّت کو غسل اور کفن دینے والے کے لیے بعد میں خود غسل کرنا اگر غسل نہ کرسکیں تو وضو کرسکتے ہیں اور میت کو اٹھا کر کھاٹ پر ڈالنے میں مدد کروانے والے کے لیے وضو کر لینا مستحب ہے۔



## غسل وکفن کے مراحل میں غیر مسنون افعال

درج ذیل امور سنت سے ثابت نہیں ہیں۔

- غسل دینے کی جگہ پر پاکیزہ کلام تحریری شکل میں لے کر جانا یا زبانی پڑھنا۔
- میّت کو دو بار غسل دینا۔
- بالوں کی دو چوٹیاں بنا کر سینے پر ڈالنا۔
- غسل مکمل ہونے پر قریبی رشتے داروں کا باری باری آ کر میّت پر پانی بہانا۔
- کفن سے پہلے صاف لباس پہنانا۔
- میّت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا۔
- کفن پر عرق گلاب ڈالنا یا آب زمزم میں بھگونا۔
- شادی کے لباس میں دفنانا۔
- کفن پر قرآنی آیات یا دیگر دعائیں لکھنا۔
- میّت کے سرہانے قرآن مجید یا عہد نامہ رکھنا۔



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# مرد میّت کو کفن لپٹنے کا طریقہ

① تین بڑی اور چوڑی پٹیاں درمیان میں، کندھے اور گھٹنوں کی جانب اور دو چھوٹی پٹیاں سر اور پاؤں کی جانب بچھائیں۔ پٹیوں کے اوپر تین چادریں برابر کر کے ترتیب وار بچھائیں۔

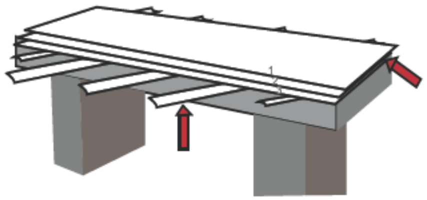

② سر اور پاؤں کی طرف سے کچھ کپڑا چھوڑ کر میّت کو چادروں کے اوپر لٹا دیں پہلی چادر کو ایک طرف سے لے کر میّت کی دوسری طرف کمر کے نیچے اچھی طرح دبا دیں۔

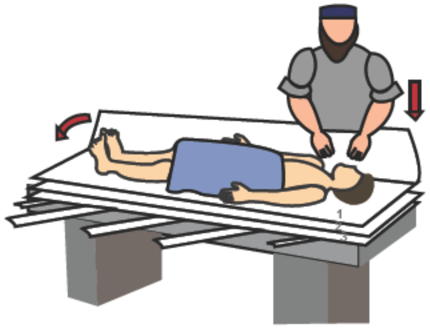

③ ستر کے لیے ڈھانپی گئی چادر کو ہٹا دیں۔ اسی طرح چادر کا ایک حصّہ مخالف سمت دبا دیں۔ سر اور پاؤں کو بھی ساتھ ہی لپیٹ لیں۔

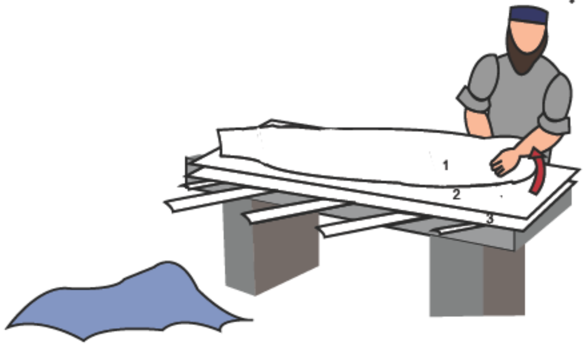




④ اسی طرح دوسری چادر کو بھی سر اور پاؤں سمیت مخالف سمت سے لا کر اچھی طرح دبا دیں۔

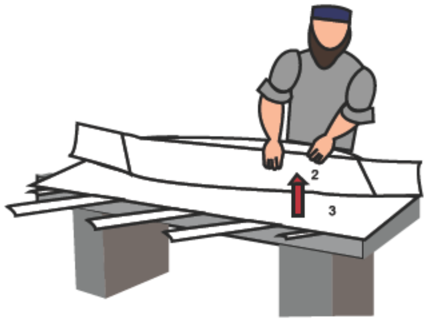


⑤ اب آخری چادر کو بھی مخالف سمت سے لا کر لپیٹ دیں۔

⑥ اب کفن کو تصویر کے مطابق پٹیوں سے باندھ دیں۔

# عورت میّت کو کفن لپٹنے کا طریقہ

① تین بڑی اور چوڑی پٹیاں درمیان میں، کندھے اور گھٹنوں کی جانب اور دو چھوٹی پٹیاں سر اور پاؤں کی جانب بچھائیں۔ پٹیوں کے اوپر تین چادریں برابر کرکے ترتیب وار بچھائیں۔

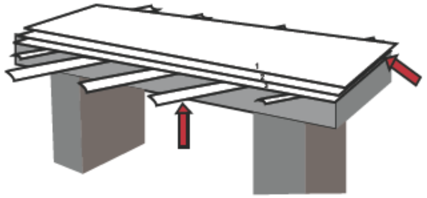

② سر اور پاؤں کی طرف سے کچھ کپڑا چھوڑ کر میّت کو چادروں کے اوپر لٹادیں پہلی چادر کو ایک طرف سے لے کر میّت کی دوسری طرف کمر کے نیچے اچھی طرح دبادیں۔

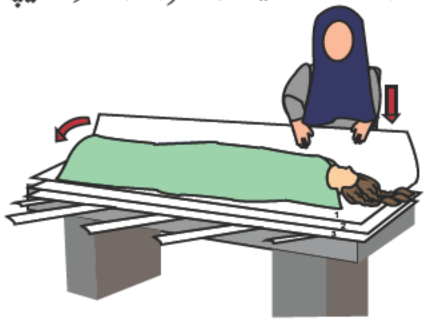

③ ستر کے لیے ڈھانپی گئی چادر کو ہٹادیں۔ اسی طرح چادر کا ایک حصّہ مخالف سمت دبادیں۔ سر اور پاؤں کو بھی ساتھ ہی لپیٹ لیں۔

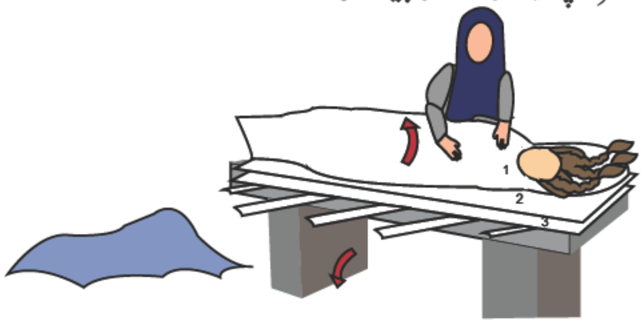



④ پہلی چادر کے سر کی جانب بچھے ہوئے حصے کو اٹھا کر اسکاف کی طرح لپٹتے ہوئے سر اور بالوں کو اچھی طرح ڈھانپ دیں۔

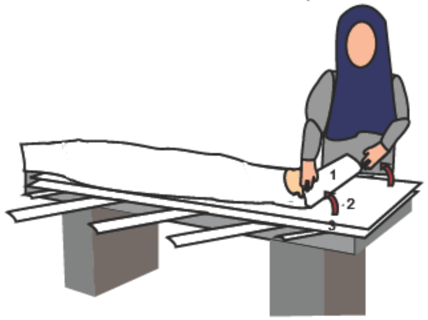


⑤ اسکاف کے باقی کپڑے کو گردن کے پیچھے دبادیں۔

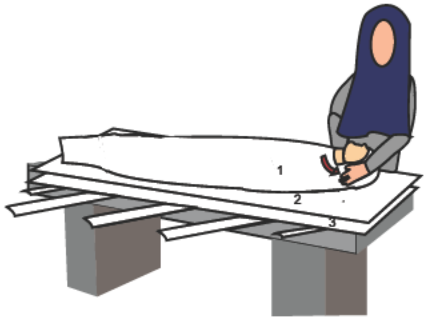


⑥ اب سائیڈ کے دونوں پلوؤں سے چہرے کو ڈھانپ دیں۔

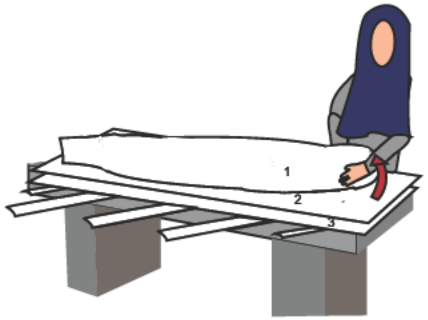

⑦ اسی طرح دوسری چادر کو بھی سر اور پاؤں سمیت مخالف سمت سے لا کر اچھی طرح دبا دیں۔

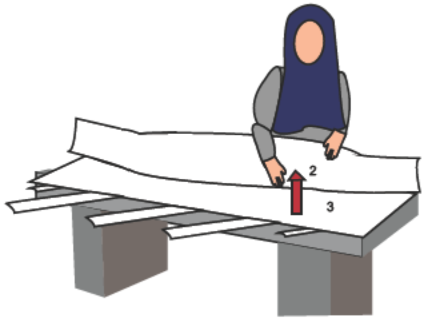


⑧ اب آخری چادر کو بھی مخالف سمت سے لا کر لپیٹ دیں۔

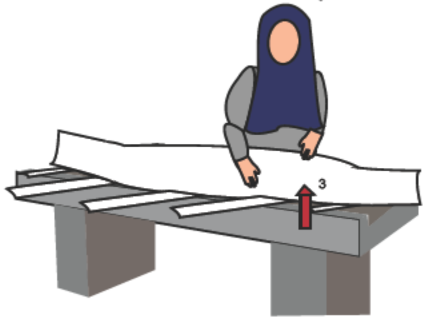


⑨ اب کفن کو تصویر کے مطابق پٹیوں سے باندھ دیں۔

# جنازہ لے کر جانا

- جنازہ کو تیار کرنے سے لے کر دفنانے تک کے تمام مراحل میں غیر ضروری تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔
- جنازے کے ساتھ جانا اور جنازہ اٹھانے میں مدد دینا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔
- نمازِ جنازہ میں شریک ہونا باعث اجر وثواب ہے۔
- جنازے کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں۔ بات چیت کرنا، دعا یا کلمۂ شہادت کی صدا لگانا اور قرآن کی تلاوت بلند آواز سے کرتے ہوئے جانا سنت سے ثابت نہیں ہے۔
- اسی طرح جنازہ کے ساتھ روتے پیٹتے ہوئے جانا بھی جنازہ کے احترام کے خلاف ہے۔
- عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا مکروہ ہے۔
- چراغ یا مشعلوں کی صورت میں کسی بھی قسم کی آگ جنازے کے ساتھ لے جانا منع ہے۔ البتہ کسی مجبوری سے رات کو دفن کرنا پڑے تو تدفین کے وقت آسانی کے لیے روشنی کا عارضی انتظام کر سکتے ہیں۔
- جنازہ کے ساتھ پھل، مٹھائیاں، خشک میوے وغیرہ لے کر جانا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

- پیدل کو جنازہ کے ساتھ آگے پیچھے، دائیں بائیں چلنا جائز ہے۔
- سوار کو جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے۔
- جب کسی کا جنازہ آتے دیکھیں تو کھڑے ہو جانا چاہیے۔ پھر اگر ساتھ چلنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کے کچھ آگے نکل جانے تک کھڑے رہنا چاہیے۔
- تابع فرمان مسلمان کے جنازہ کی تعریف کرنا جائز اور اس کے حق میں فائدہ مند ہے۔
- قبرستان پہنچ کر جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس وقت تک نہیں بیٹھنا چاہیے۔
- جنازہ کو فوت شدہ بزرگوں کی قبروں کے گرد طواف کروانا غیر اسلامی ہے۔

## نماز جنازہ کا طریقہ

- نمازِ جنازہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور میت کی مغفرت کے لیے زندوں کی طرف سے دعا اور سفارش ہے۔
- نمازِ جنازہ کے لیے حاضری جتنی زیادہ ہو میت کے حق میں اتنا ہی اچھا ہے۔
- مندرجہ ذیل اوقات میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

1. جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔
2. جب عین دوپہر ہو۔ (جب تک کہ وہ ڈھل نہ جائے)



3. جب سورج غروب ہو رہا ہو۔ (جب تک کہ وہ پوری طرح غروب نہ ہو جائے)

- مسجد سے ملحق عید گاہ وغیرہ میں نمازِ جنازہ پڑھانا جائز ہے۔ اگر بارش یا کوئی اور مجبوری ہو تو مسجد کے اندر بھی پڑھا سکتے ہیں۔
- غائبانہ نمازِ جنازہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔
- نمازِ جنازہ کے لیے بھی باوضو اور قبلہ رخ ہونا شرط ہے۔
- اس نماز میں صفوں کی تعداد طاق رکھی جائے گی البتہ لوگ تھوڑے ہوں تو ایک یا دو صفیں بھی کافی ہیں۔
- امام کو مرد میت کے سر کے مقابل اور عورت کے وسط کے مقابل کھڑا ہونا چاہیے
- مرد اور عورت دونوں کا نمازِ جنازہ ایک ہی وقت میں ہو تو مرد کی میت امام کی طرف اور عورت کی میت اس کے اگلی طرف (قبلہ کی جانب) رکھی جائے گی۔
- نمازِ جنازہ کے لیے نہ اذان ہے نہ ہی اقامت۔
- اس نماز میں مع چار تکبیروں کے صرف قیام ہے نہ رکوع ہے اور نہ سجدہ۔
- نمازِ جنازہ سری طور پر (آہستہ سے) پڑھانا اور جہری (آواز سے) پڑھانا، دونوں طرح سنت سے ثابت ہے۔
- نمازِ جنازہ سری طور پر (آہستہ آواز میں) پڑھنا مستحب ہے البتہ تکبیرات قدرے بلند آواز سے کہی جائیں گی تاکہ پچھلی صفوں والے بھی سن لیں۔

- نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف ، تیسری تکبیر کے بعد مغفرت کی دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد آہستہ سے سلام پھیرا جاتا ہے۔
- ہر تکبیر پر ہاتھ اٹھانا (رفع یدین کرنا) یا صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا دونوں طریقے درست ہیں۔
- آخر میں دونوں طرف سلام پھیرنا یا ایک طرف سلام پھیرنا دونوں طریقے سنت سے ثابت ہیں۔
- بہت سی میتیں ہوں تو ایک ہی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے اور ہر جنازے پر علیحدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔
- کفار، مشرکین اور منافقین کی وفات کے بعد ان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرنے کی مسلمانوں کو اجازت نہیں ہے اس لیے ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا منع ہے۔
- غافل دل کے ساتھ نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی بجائے میت کے لیے درد مندانہ اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ دعا کریں۔



## میت کی مغفرت کے لیے مسنون دعائیں

نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد میت کی مغفرت کے لیے انتہائی خلوص اور تہہ دل سے درج ذیل مسنون دعائیں مانگی جائیں:

**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.** (سنن أبي داؤد:3201)

اے اللہ! ہمارے زندوں اور ہمارے مُردوں کو بخش دے اور ہمارے چھوٹوں کو اور بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو، ہمارے موجود لوگوں کو اور جو موجود نہیں ہیں (انہیں بھی بخش دے)۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے تو اسے اسلام پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس (مرنے والے) کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر دینا۔

**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ**



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الـدَّنَسِ وَاَبْـدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِـهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ. (صحيح مسلم:2232)

اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کی بہترین مہمانی فرما اور اس کے داخلے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما اور اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے کہ تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی زوج سے بہتر زوج عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ، وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ. (المستدرك للحاكم، ج:1،1368)

اے اللہ! تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ اگر وہ نیک تھا تو اس کے نیک اعمال میں اضافہ فرما اور اگر برائیوں پر تھا تو اس سے درگزر فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ



فَقِـهٖ مِـنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (سنن أبي داؤد: 3202)

(اس دعا میں فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے والد کا نام لیا جائے گا جیسے عبداللہ بن عزیز)

اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمے (کفالت) میں ہے اور تیری ہمسائیگی اور امان میں آ گیا ہے۔ سو تو اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما دے تو (اپنے) وعدے کو پورا کرنے والا اور حق والا ہے۔ اے اللہ! پس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما بلاشبہ تو بہت ہی بخشنے والا ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وضاحت: عورت میت کے لیے دعاؤں میں ہٗ کی جگہ ھا پڑھا جائے گا۔

- خواتین چونکہ نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتیں لہٰذا ان کے لیے میت کے گھر میں فارغ بیٹھنے اور دنیا کی باتیں کرنے سے بہتر ہے کہ یہی مسنون دعائیں پڑھتی رہیں اور اجر و ثواب حاصل کریں۔



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# تدفین

سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّىَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ** (صحیح البخاری: 1325) ’’جو شخص جنازے میں نماز ہونے تک شامل رہے اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو دفن ہونے تک رہے اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا‘‘۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ فرمایا کہ ’’دو عظیم پہاڑوں کے برابر‘‘

**كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّىْ عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةً.** (صحیح مسلم:2232) ’’ابن عمرؓ نماز جنازہ پڑھا کر واپس آجاتے تھے جب ان کو ابو ہریرہؓ کی حدیث پہنچی تو فرمایا: ’’یقیناً ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیے‘‘۔

- مسلمان میت کے لیے لحد یعنی بغلی قبر بنانا افضل ہے۔
- قبر گہری اور صاف ستھری ہونی چاہیے۔
- دن کے اوقات میں دفنانا مستحب ہے اور مجبوری میں رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے۔
- میت کو قبر میں اتارنے والے حضرات مضبوط اور پرہیز گار ہونے چاہییں۔



- میّت ہلکی ہو تو دو آدمی کافی ہیں ورنہ حسب ضرورت تین یا چار آدمی بھی اتار سکتے ہیں۔
- عورت کی تدفین کے وقت پردے کا انتظام کرنا ضروری ہے، جنازے کے ساتھ جانے والے اہل خانہ گھر سے ایک بڑی چادر لے کر روانہ ہوں جو تدفین کے وقت تانی جائے۔
- میّت کے قریبی محرم رشتہ دار قبر میں اتارنے کے زیادہ حق دار ہیں۔
- خاوند اپنی بیوی کی میت کو قبر میں اتار سکتا ہے۔
- میّت کو پائنتی کی طرف سے قبر میں اتارا جائے گا پھر میت کو دائیں پہلو پر قبلہ رخ کر کے لٹایا جائے گا۔
- آخر میں کفن پر باندھی گئیں گرہ کھول کر یہ مسنون الفاظ کہے جائیں گے:

**بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.** (سنن ابن ماجه:1550)

’’اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر (ہم اس کو رکھ رہے ہیں)‘‘

- حالت احرام میں فوت ہونے والے مرد کے علاوہ کسی میّت کا چہرہ اور سر نہیں کھولا جائے گا۔
- میّت کو قبر میں اتارنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں کی دیوار سے بند کر سکتے ہیں باقی جگہ بھرنے کے لیے وہی نکالی گئی مٹی استعمال ہو گی۔
- قبر پر موجود حاضرین کا دونوں ہاتھوں میں اکٹھے مٹی بھر بھر کر سر کی جانب سے تین



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مرتبہ ڈالنا مسنون ہے۔

- مٹی ڈالنے کے بعد تھوڑا پانی بھی چھڑک دینا چاہیے۔
- سر کی طرف علامت کے طور پر پتھر رکھا جا سکتا ہے مگر اس پر کتبہ لگانا اور اس پر نام، تاریخِ پیدائش و وفات، شجرہ یا کوئی شاعری نما تحریر لکھوانا جائز نہیں ہے۔ یہ پتھر فقط اتنا ہی بڑا ہونا چاہیے، جسے ایک آدمی کوشش کر کے اُٹھا سکے۔
- تدفین کے بعد کچھ دیر تک وہیں ٹھہرے رہنا اور میت کے لیے استغفار کرنا اور منکر نکیر کے سوالات پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرنا سنت سے ثابت ہے۔
- قبر کی شکل کوہان نما ہونی چاہیے اور اونچائی نہ زیادہ بلند اور نہ زمین کے برابر ہو۔ (زمین سے تقریباً ایک بالشت کے برابر بلند ہو)۔
- قبر پکی بنانا یا اس پر چبوترا، مزار، مسجد یا کسی بھی اور قسم کی تعمیر کرنا منع ہے۔
- مقدس مقامات پر فوت ہونے اور وہیں دفن کیے جانے کی آرزو رکھنا جائز ہے مگر اس کے لیے میّت کو خاص طور پر سفر کرانا درست نہیں۔
- آبائی علاقے سے دور وفات پانے والوں کو وہیں دفن کرنا بہتر ہے جہاں وفات ہوئی ہے۔
- مسلمان کو کافر اور کافر کو مسلمان کے ساتھ دفن نہ کیا جائے۔ دونوں کے قبرستان بھی الگ ہونے چاہییں۔



## کھانے کا انتظام

سنت یہ ہے کہ میت کے گھر والوں اور دوسرے شہروں سے آئے مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام دوسرے قرابت دار، پڑوسی یا دوست احباب مل جل کر کریں۔ ضرورت کے تحت تین دن تک ایسا کرنا مسنون ہے۔

میّت والے گھر میں لوگوں کے دل نرم ہوتے ہیں اور خشیت الٰہی کی طرف نسبتاً زیادہ مائل ہوتے ہیں۔ ایسے موقع پر انہیں اللہ تعالیٰ، قرآن اور سنتِ رسول ﷺ سے جوڑنا نہایت مفید ہوتا ہے نیز ایسے ماحول میں لوگ دین کی باتیں سننا بھی چاہتے ہیں لہٰذا انہیں نہایت سلیقے اور حکمت بھرے انداز سے اللہ رب العزت کے پیغامات (یعنی قرآن) سیکھنے کی دعوت دیں، بلکہ ہو سکے تو چھپا ہوا کچھ علمی مواد بھی فی سبیل اللہ تقسیم کیا جائے۔



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# زیارت قبور

- آخرت اور اپنی موت کو یاد رکھنے کے علاوہ مدفون مسلمانوں کے لیے دعا اور استغفار کرنے کے ارادہ سے زیارت قبور جائز ہے۔
- دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی فکر زیادہ کرنے کی غرض سے عورتیں بھی کبھی کبھار قبرستان جاسکتی ہیں بشرطیکہ وہاں صبر و ہمت کا مظاہرہ کریں اور آہ و بکا سے بچیں۔
- زیارت قبور کے موقع پر مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے اہل قبور کو سلام کہا جائے اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر ان کے لیے اور اپنے لیے مسنون دعائے استغفار کی جائے۔

**اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.** (صحيح مسلم :2257)

’’السلام علیکم اس گھر کے مسلمان اور مومن رہنے والو! ہم بھی ان شاء اللہ آنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں‘‘۔



# ایصالِ ثواب

انسان کے فوت ہونے کے بعد اس کے ذاتی اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لیکن کچھ اعمال پھر بھی اسے فائدہ دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ نیک اعمال ہیں جو انسان اپنی زندگی میں خود کر جاتا ہے اور ان پر اجر و ثواب کا سلسلہ بعد میں بھی جاری رہتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ وہ ایسے کام کرے کہ دنیا سے جانے کے بعد بھی اس کی نیکیوں میں اضافے کا سلسلہ جاری رہے تاکہ وہ آخرت میں بلند درجات پا سکے۔ دوسرے وہ نیک اعمال ہیں جو لواحقین میت کے ایصال ثواب کی نیت سے اس کے مرنے کے بعد کرتے ہیں۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا رہے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے‘‘۔ (صحيح مسلم:4223)
- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مومن کو وفات کے بعد جو نیک عمل پہنچتے ہیں، ان میں یہ بھی ہیں: وہ علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اسے پھیلایا، نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی، قرآن مجید کا نسخہ جو کسی کو وراثت میں دیا، مسجد جو اس نے تعمیر کی، مسافر خانہ جو اس نے قائم کیا، نہر جو اس نے جاری کی یا صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں اپنے مال سے نکالا، ان سب کا ثواب اس کی موت کے بعد اسے ملتا رہتا ہے‘‘۔ (سنن ابن ماجة:242)



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# نیک اعمال کا ثوابِ جاریہ

وہ نیک اعمال جو لوگ اپنی زندگی میں کر جاتے ہیں اور ان پر اجر کا سلسلہ دنیا سے جانے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

## صدقہ جاریہ

### فی سبیل اللہ مال خرچ کرنا

صدقہ جاریہ سے مراد خیر و بھلائی کے ان کاموں میں مال خرچ کرنا ہے جن سے لوگوں کو فائدہ پہنچے جیسے مسجد، اسکول، مدرسہ، مسافر خانہ یا ہسپتال کی تعمیر، کوئی مفید دوا بنانا، پانی پلانے کا انتظام، کنواں کھدوانا، سایہ دار یا پھل دار درخت لگوانا وغیرہ۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقات میں سے اللہ کی راہ میں کسی خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا اللہ کے راستے میں کوئی خادم ہبہ کرنا یا اللہ کی راہ میں کسی نر جانور پر کسی کو سوار کرنا ہے۔'' (سنن الترمذی:1627)

### مسجد تعمیر کرنا

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ کے لیے قطات (پرندے) کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تیار کرے گا''۔(سنن ابن ماجۃ:738)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس



کے لیے اسی طرح کا ایک گھر جنت میں بنا دے گا۔'' (صحیح مسلم:1189)

### پانی کا انتظام کرنا

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی کنواں کھدوایا پھر جو بھی پیاسا جان دار اس میں سے پانی پیے گا خواہ وہ جن ہو، انسان ہو یا کوئی پرندہ ہو تو قیامت تک اللہ تعالیٰ اس شخص کو اجر دیتا رہے گا''۔ (صحیح الترغیب والترھیب:271)

کنواں کھدوانے کے علاوہ دیگر طریقوں کے ذریعے پانی کا انتظام کرنا بھی باعثِ ثواب ہے مثلاً ہینڈ پمپ اور الیکٹرک کولر لگوانا۔

### درخت لگانا

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان نے کوئی درخت لگایا تو جو اس درخت سے کچھ کھا گیا وہ اس کے لیے صدقہ ہے، جو اس میں سے چوری ہو گیا وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے، جو درندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے، جو پرندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے اور جو بھی اس میں کمی کرے گا مگر وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا''۔(صحیح مسلم:3968)

### مسافروں کی ضروریات کا خیال رکھنا

- سیدنا عمرو بن حارثؓ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے نہ دینار چھوڑے نہ درہم، نہ غلام نہ باندی سوائے اپنے سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کے ہتھیار اور کچھ زمین جو آپ نے اپنی زندگی میں مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی''۔ (صحیح البخاری:4461)



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ مال سرسبز و شیریں ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے جب کہ اس سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے''۔ (صحیح البخاری:1465)

## نفع بخش علم

قرآن وسنت کی تعلیم دینا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا اور دین کی نشر واشاعت کے دیگر کام جیسے مستند دینی کتب لکھنا، درس وتدریس پر مشتمل کیسٹس اور سی ڈیز کی تیاری، مفید سائنسی ایجاد وغیرہ۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہدایت کی طرف بلائے اس کے لیے اس کے برابر اجر ہے جو اس کی پیروی کرے۔ ان میں سے کسی کے اجر میں کچھ کمی نہ کی جائے گی''۔ (صحیح مسلم: 6804)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ (رحمت کرتا ہے) اور اس کے فرشتے، آسمان والے، زمین والے یہاں تک کہ اپنے بلوں میں موجود چیونٹیاں اور سمندر کی مچھلیاں یقیناً لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے کے لیے دعا کرتی ہیں''۔
(سنن الترمذی:2685)

## نیک اولاد

اولاد کی صحیح تربیت کرنے والا قیامت تک اس کی کمائی وصول کرتا رہے گا۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سب سے پاکیزہ چیز جسے انسان کھاتا ہے وہ اس کی (ہاتھوں کی) کمائی ہے اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی میں سے ہے''۔
(سنن أبی داؤد3528)



- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ تو (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: تیری اولاد کی تیرے لیے استغفار کی وجہ سے''۔ (مسند احمد، ج:16، 10610)

## لواحقین کی طرف سے ایصالِ ثواب

لواحقین کی طرف سے میت کے ایصالِ ثواب کے لیے کیے جانے والے کام دو طرح کے ہیں۔

1. وہ کام جو مرنے والے کے ذمّے فرض تھے مگر بیماری یا کسی اور مشکل کی وجہ سے وہ انہیں نہ کر سکا۔ ایسے کام مندرجہ ذیل ہیں:

## میّت کے چھُٹے ہوئے روزے رکھنا

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمّے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے''۔ (صحیح البخاری:1952)
- سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے: ''ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور ان کے ذمّے ایک ماہ کے روزے تھے۔ کیا میں ان کی طرف سے وہ روزے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، پس اللہ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اسے ادا کیا جائے''۔ (صحیح البخاری:1953)

## میّت کی نذر پوری کرنا

- سیدنا سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''بے شک میری والدہ وفات

پا گئی ہیں اوران کے ذمّے نذر تھی جو وہ پوری نہیں کرسکیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی نذر پوری کردو‘‘۔ (سنن أبي داؤد :3307)

## میّت کی طرف سے حج کرنا

• سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اورعرض کیا: میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:’’ہاں اس کی طرف سے حج ادا کردو(اورفرمایا کہ )تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی ؟‘‘اس نے کہا: ہاں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:’’اللہ کا قرض ادا کر دو کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے‘‘۔(صحیح البخاری:7315)

• سیدنا بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اوراس نے کہا: میں نے اپنی والدہ پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی لیکن وہ فوت ہوگئی ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:’’تجھے اجر ضرور ملے گا اوروہ لونڈی اس نے تجھ پر میراث کی صورت میں لوٹا دی ہے‘‘۔پھراس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میری والدہ کے ذمّے ایک ماہ کے روزے تھے۔کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:’’تو ان کی طرف سے روزے رکھ لے‘‘۔ پھراس نے کہا:انہوں نے کبھی حج نہیں کیا۔کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:’’تو ان کی طرف سے حج کرلے‘‘۔(صحیح مسلم:1149)



## میّت کا قرض اتارنا

• سیدنا سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔لوگوں نے عرض کیا کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں۔آپ ﷺ نے پوچھا’’کیا اس نے ترکہ میں کوئی مال چھوڑا ہے؟‘‘لوگوں نے کہا:نہیں۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:’’کیا اس پر کسی کا قرض ہے؟‘‘لوگوں نے بتایا: تین دینار ہیں۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:’’پھر تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو‘‘۔ ابوقتادہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں، میں اس کا قرض ادا کردوں گا۔تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی‘‘۔(صحیح البخاری:2289)

2. وہ کام جو مرنے والے کے ذمّے فرض تو نہ تھے لیکن جب لواحقین اس کے لیے کرتے ہیں تو میت کو ان کا ثواب پہنچتا ہے۔ایسے اعمال درج ذیل ہیں:

## میّت کی بخشش کے لیے دعا کرنا

• سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا:

’’جب تم کسی میّت کا جنازہ پڑھوتو اس کے لیے اخلاص سے دعا کیا کرو‘‘۔
(سنن أبي داؤد:3199)

• سیدنا عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرکے فارغ ہوجاتے تو قبر پر رکتے اورفرماتے:’’اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو‘‘۔
(سنن أبي داؤد:3221)

نوٹ: میّت کی بخشش کی دعائیں الگ کارڈ پر دستیاب ہیں۔



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

## میّت کی طرف سے صدقہ کرنا

- سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔ (صحیح البخاری:1388)

- سیدنا سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''، میں نے عرض کیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی پلانا''۔ (سنن النسائی:3664)

- سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہؓ کی والدہ ان کی غیر موجودگی میں فوت ہوگئیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئیں اور میں موجود نہ تھا۔ کیا ان کی طرف سے میرا صدقہ کرنا ان کو فائدہ دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔ تو سعد نے کہا: میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ (صحیح البخاری:2756)

## میّت کو قربانی میں شریک کرنا

میت کو اجر پہنچانے کے لیے قربانی میں شریک کیا جاسکتا ہے۔

- سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والا ایک مینڈھا



لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ تھیں۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! چھری لاؤ''۔ پھر فرمایا: ''اسے پتھر پر تیز کرو''۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ ﷺ نے چھری کو تھاما اور مینڈھے کو ذبح کرنے کے لیے لٹا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ** ''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ محمد، آلِ محمد اور امتِ محمد کی طرف سے قبول فرما''۔ پھر اسے ذبح کر دیا۔ (صحیح مسلم:5091)

**اہم بات:** جس طرح مرنے والے کو اس کے نیک اعمال کا ثواب پہنچتا ہے اسی طرح برے اعمال کا وبال بھی پہنچتا ہے۔ اس لیے خاص طور پر ان گناہوں سے بچنا چاہیے جو موت کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔

- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا گیا، اسے اس کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب کے برابر (مزید ثواب) ملے گا، جو اس پر عمل کریں گے۔ ان (بعد والوں) کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے برا طریقہ ایجاد کیا، پھر اس پر عمل کیا گیا، اسے اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر (مزید گناہ) ہوگا، جو اس پر عمل کریں گے، ان (بعد والوں) کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی''۔ (سنن ابن ماجہ:203)

## ایصالِ ثواب میں بدعات سے بچنا

میت کے ایصالِ ثواب کے لیے ضروری ہے کہ صرف ان کاموں پر اکتفا کیا جائے جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں اور ایسے تمام کاموں سے بچا جائے جو ثواب کی غرض سے نبی ﷺ کے بعد ایجاد کر لیے گئے ہیں جیسے:

- میّت کے پاس بطور راہ داری سورۃ البقرۃ کی تلاوت کرنا
- دفناتے وقت میت کے ساتھ عہد نامہ رکھنا
- قبر پر سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص یا سورۂ یٰسں پڑھنا
- جمعرات، قل، دسواں اور چہلم کرنا
- ہر جمعرات کو گھر یا قبرستان میں کھانا یا مٹھائی تقسیم کرنا
- قرآن اُجرت پر پڑھوانا اور اس کا ثواب مرنے والے کو بھیجنا
- بسم اللہ کا قرآن ختم کرنا یا چنوں پر ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا
- گٹھلیوں پر ایصالِ ثواب کی نیت سے ذکر کرنا
- برسی منانا یعنی میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے سالانہ ختم دلانا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر بدعت سے بچنے اور نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔



- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام (تم پر امیر) ہو، تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا تو تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو پکڑنا لازم ہے اس کو خوب مضبوطی سے تھامنا بلکہ داڑھوں سے پکڑے رہنا اور دین میں نئی پیدا کی ہوئی چیزوں سے بچنا، کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے“۔ (سنن أبی داؤد:4607)
- نبی ﷺ اپنے ہر خطبے کے آغاز میں فرماتے: ”بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور سارے کاموں میں بدترین کام نئے ایجاد کردہ کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے“۔(صحیح مسلم:2005)
- سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں: ”ہر بدعت گمراہی ہے، اگرچہ لوگ اسے نیکی سمجھیں“۔

(احکام الجنائز للالبانی:127)



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# منزل

دنیاکے اے مسافر! منزل تیری قبر ہے
طے کررہاہے جو تو، دو دن کا یہ سفر ہے
دنیاکے اے مسافر! منزل تیری قبر ہے

جب سے بنی ہے دنیا، لاکھوں کروڑوں آئے
باقی رہا نہ کوئی، مٹی میں سب سمائے
اس بات کو نہ بھولو، سب کا یہی حشر ہے
دنیاکے اے مسافر! منزل تیری قبر ہے

یہ عالی شان بنگلے، کچھ کام کے نہیں ہیں
مخمل میں سونے والے، مٹی میں سو رہے ہیں
دو گز زمین کا ٹکڑا، چھوٹا سا تیرا گھر ہے
دنیاکے اے مسافر! منزل تیری قبر ہے

آنکھوں سے تونے اپنی، دیکھے کتنے جنازے
ہاتھوں سے تونے اپنے دفنائے کتنے مردے
انجام سے تو اپنے، کیوں اتنا بےخبر ہے
دنیاکے اے مسافر! منزل تیری قبر ہے

(ماخوذ)

# فَرْشِي التُّرَابُ

**فَرْشِيُ التُّرَابُ يَضُمُّنِيُ وَهُوَ غِطَائِيُ**

مٹی میرا بچھونا ہے، جس نے مجھے گلے لگایا ہے اور یہی میرا لحاف ہے

**حَوْلِيُ الرِّمَالُ تَلُفُّنِيُ بَلْ مِنْ وَرَائِيُ**

میرے اردگرد ریت ہے اور مجھے چارسو سے لپیٹ رہی ہے

**وَاللَّحْدُ يَحْكِيُ ظُلْمَةً فِيُهَا ابْتِلَائِيُ**

اور قبر میری آفت کے اندھیروں کو بیان کررہی ہے

**وَالنُّوْرُ خَطَّ كِتَابَهُ أُنْسِيُ لِقَائِيُ**

اور روشنی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ میرے دل کا لگنا میری (اللہ سے) ملاقات میں ہے

**وَالْأَهْلُ أَيْنَ حَنَانُهُمْ بَاعُوْا وَفَائِيُ**

اور کہاں گئی گھر والوں کی شفقت! وہ تو میری وفاداری سے دست بردار ہو گئے

**وَالصَّحْبُ أَيْنَ جُمُوْعُهُمْ تَرَكُوْا اِخَائِيُ**

اور کہاں ہیں میرے ڈھیروں دوست! جنہوں نے مجھ سے ناطے توڑ لیے

**وَالْمَالُ أَيْنَ هَنَاؤُهُ صَارَ وَرَائِيُ**

اور کہاں ہے مال کی خوشگواری! جو میں پیچھے چھوڑ آیا

**وَالْاِسْمُ أَيْنَ بَرِيْقُهُ بَيْنَ الثَّنَاءِ**

اور کہاں گئی شہرت کی چمک! جو تعریفوں میں ہوتی تھی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

هٰذِهِ نِهَايَةُ حَالِيُ ...فَرُشِيُ التُّرَابُ

یہ میرا انجام ہے ۔۔۔۔مٹی میرا بچھونا ہے

فَرُشِيُ التُّرَابُ يَضُمُّنِيُ وَهُوَ غِطَائِيُ

مٹی میرا بچھونا ہے، جس نے مجھے گلے لگایا ہے اور یہی میرا لحاف ہے

حَوْلِيُ الرِّمَالُ تَلُفُّنِيُ بَلُ مِنُ وَرَائِيُ

میرے اردگرد ریت ہے اور مجھے چار سو سے لپیٹ رہی ہے

وَاللَّحُدُ يَحُكِيُ ظُلُمَةً فِيُهَا ابُتِلَائِيُ

اور قبر میری آفت کے اندھیروں کو بیان کر رہی ہے

وَالنُّوُرُ خَطَّ كِتَابَهُ أُنُسِيُ لِقَائِيُ

اور روشنی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ میرے دل کا لگنا میری (اللہ سے) ملاقات میں ہے

وَالُحُبُّ وَدَّعَ شَوُقَهُ وَبَكٰى رِثَائِيُ

اور محبوب نے اپنی محبت کو الوداع کہا اور میری قابل رحم حالت پر رو دیا

وَالدَّمُعُ جَفَّ مَسِيُرُهُ بَعُدَ الُبُكَاءِ

اور آنسوؤں کے بہنے کی جگہ میرے رونے کے بعد خشک ہو گئی

وَالُكَوُنُ ضَاقَ بِوُسُعِهِ ضَاقَتُ فَضَائِيُ

کائنات باوجود وسیع ہونے کے تنگ پڑ گئی اور میرا ماحول تنگ ہو گیا

فَاللَّحُدُ صَارَ بِجُثَّتِيُ أَرُضِيُ سَمَائِيُ

اور قبر میرے جسم کے ساتھ میری زمین بن گئی اور میرا آسمان بھی

هٰذِهِ نِهَايَةُ حَالِيُ...فَرُشِيُ التُّرَابُ

یہ میرا انجام ہے۔۔۔۔مٹی میرا بچھونا ہے

وَالُخَوُفُ يَمُلَأُ غُرُبَتِيُ وَالُحُزُنُ دَائِيُ

اور خوف میری تنہائی کو بھر رہا ہے اور غم میری بیماری ہے

أَرُجُوُ الثَّبَاتَ وَانَّهُ قَسَمًا دَوَائِيُ

میں ثابت قدم رہنے کی امید رکھتا ہوں اور قسم سے یہی میرا علاج ہے

وَالرَّبَّ أَدُعُوُ مُخلِصًا أَنُتَ رَجَائِيُ

اور میں رب کو اخلاص کے ساتھ پکارتا ہوں (اے اللہ!) تو ہی میری امید ہے

أَبُغِيُ اِلٰهِيُ جَنَّةً فِيُهَا هَنَائِيُ

اے میرے الٰہ! میں جنت چاہتا ہوں اسی میں میری خوشی ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

# پڑھیے اور پڑھائیے

## دعاؤں کی کتب اور کارڈز

- وایاک نستعین (کتاب)
- قرآنی دعائیں (کتاب)
- سفر کی دعائیں (کتابچہ)
- حصولِ علم کی دعائیں (کارڈ)
- صالح اولاد کے لیے دعائیں (کارڈ)
- رنج وغم کے ازالہ کی دعائیں (کارڈ)
- فہم القرآن میں مددگار دعائیں (کارڈ)
- نظر اور تکلیف کی دعائیں (کارڈ)
- حفاظت کی دعائیں (کارڈ)
- میت کی بخشش کی دعائیں (کارڈ)
- رمضان مبارک کی مسنون دعائیں (کارڈ)
- نماز کے بعد کے مسنون اذکار (کارڈ)
- زادِ راہ (کتابچہ)
- دعائے استخارہ (کارڈ)
- نمازِ تہجد کے لیے دعائے استفتاح (پوسٹر)
- آیاتِ شفاء (کارڈ)
- گناہوں کی بخشش کی دعائیں (کارڈ)
- الحمد للہ (کارڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

### شعبہ تعلیم و تربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء و طالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس
- تحفیظ القرآن کورس
- تعلیم التجوید سرٹیفکیٹ کورس
- تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس
- صوت القرآن کورس
- تعلیم الحدیث سرٹیفکیٹ کورس
- فہم القرآن سرٹیفکیٹ کورس
- خط وکتابت کورسز
- سمر کورسز
- سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز
- روشنی کا سفر
- روشنی کی کرن
- ریالٹی چیک

ہمارے بچے کورسز: • منار الاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

- **الہدیٰ انٹرنیشنل سکول** میں مانٹیسوری تا گریڈ 9 تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

### شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں
- اجتماعی قربانی عیدالاضحیٰ کے موقع پر
- روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے
- تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی وسماجی رہنمائی پریشان افراد کے لیے
- کفن کی دستیابی
- فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی
- ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر

### شعبہ نشر و اشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہ نمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشر و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **آڈیو اور ویڈیو:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز درج ذیل فورمز پر بلا معاوضہ پیش کیے جاتے ہیں:

☆ **Websites:** www.alhudapk.com , www.farhathashmi.com

☆**Telegram Channels:** AlhudaNewsChannel/25

☆ **Alhuda Apps:** www.farhathashmi.com/alhuda-apps/

☆ **Face book:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/

# آخری سفر کی تیاری

# Akhari Safar ke Tayari

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

06010054

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.